زمانہ نزول:

سورۃُ ﴿التَّحرِیم﴾ 8 یا 9 ہجری میں نازل ہوئی۔ حضرت ماریہ قطبیہؓ 7 ہجری میں حرم نبوی ﷺ میں داخل ہوئیں اور حضرت صفیہؓ سے نکاح بھی 7 ہجری (فتح خیبر) کے بعد میں ہوا۔ آیت 9 میں منافقین سے جہاد کا حکم ہے، جو 9ھ میں دیا گیا۔ یہی حکم سُورۃ التوبۃ آیت 73 میں بھی موجود ہے۔

سورۃ التحریم کا کتابی ربط

پچھلی سورۃ الطلاق میں بیوی سے ناچاقی کی صورت میں ﴿حدود اللہ﴾ کی پاسداری کا حکم تھا۔ یہاں اس سورت میں بیوی ، سے شدید محبت کی صورت میں بھی ﴿حُدُودُ اللہ﴾ کی پاسداری کا حکم ہے، جس کا اشارہ ﴿تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ﴾ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ ﴿قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ کے الفاظ سے فکرِ آخرت اور عذابِ دوزخ کے تصور سے مسلمانوں کو اپنی ذات اور اپنے زیرِ کفالت افراد کے بارے میں متفکر ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔

2۔ ﴿تَوْبَةً النَّصُوْح﴾ سے مراد، ریاکاری سے پاک خالص توبہ ہے۔ پچھلے گناہوں پر احساسِ ندامت ہو ، اللہ سے مغفرت کی درخواست ہو، آئندہ اِعادہ نہ کرنے کا عزم ہو اور جس کا حق مارا ہے، اُس کا حق واپس کر کے نقصان کی تلافی کی جائے۔

سورۃ التحریم کا نظمِ جلی

سورۃ التحریم چار(4) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1۔آیات 1 تا 5 :پہلے پیراگراف میں، بتایا گیا ہے کہ بیوی سے شدید محبت کی صورت میں بھی ﴿حدود اللہ﴾ کا لحاظ ضروری ہے۔

بیویوں کی محبت میں، اللہ کی حلال کردہ چیز کو نہ کھانے کی قسم کھانے اور حلال کو حرام کرنے کی ممانعت کی گئی۔(آیت:1)

(المائدہ، آیت 89 کے مطابق) قسموں کا کفّارہ ادا کیا جانا چاہیے۔(آیت:2)

اَزواجِ مُطَهَّرات کے بعض معاملات کی اِصلاح کے سلسلے میں ہدایات دی گئیں۔(آیات:3 تا 5)

2۔آیات 6 تا 8 :دوسرے پیراگراف میں، مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ انہیں اپنے علاوہ، بیوی بچوں کے بارے میں بھی، فکر مند ہونا چاہیے، خوفِ دوزخ اختیار کرنے اور بیوی بچوں میں خوفِ آخرت پیدا کرنے کی ہدایت کی گئی۔

﴿قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ ''اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ''

﴿تَوْبَةً النَّصُوْح﴾ خالص توبہ کرنے کا حکم دیا گیا (آیت:8)

مؤمنین کی دعا نقل کی گئی ﴿رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا﴾ ''اے اللہ! ہمارے نور کو مکمل کر کے ہماری مغفرت فرما'' (آیت:8)۔

3۔آیت 9 : تیسرے پیراگراف میں حکم دیا گیا خاندانی زندگی میں پھوٹ ڈالنے والے (منافقین) کو لگام دی جائے۔

کافروں اور منافقوں سے جہاد کا حکم، جو مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ کی عائلی زندگی کے بارے میں پروپیگنڈہ کر رہے تھے۔(یہی حکم سُورۃُ التوبۃ آیت 73 میں بھی ہے)۔

4۔آیات 10 تا 12: چوتھے پیراگراف میں، بتایا گیا ہے کہ میاں اور بیوی اپنے اپنے ایمان اور عمل کے مطابق جزا یا سزا پائیں گے۔

چنانچہ حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ جیسے نیک انبیاء کی خائن بیویوں کا تذکرہ کیا گیا، جو داخلِ جہنم ہوں گی۔

اس کے بعد حضرت مریمؑ جیسی پاک دامن خاتون اور طاغی شوہر فرعون کی نیک بیوی حضرت آسیہؒ کا ذکر کیا گیا۔

حضرت آسیہؒ کی چار (4) دعائیں نقل کی گئیں۔

(a) "میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے"۔﴿رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ﴾۔

(b) "فرعون سے نجات دے"۔﴿وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ﴾۔

(c) "فرعون کے عمل سے بھی نجات دے"۔﴿وَعَمَلِهٖ﴾۔

(d) "ظالم قوم فرعون سے نجات دے"۔﴿وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾۔(آیت:11)

میاں بیوی کے درمیان محبت واعتماد کی صورت میں بھی، ﴿حُدُوْدُ اللهِ﴾ کی پاسداری لازم ہے۔خاندان کا ادارہ بھی، ﴿تقویٰ﴾ کی بنیاد پر ہی مستحکم رہ سکتا ہے۔

67- سُوْرَۃُ الْمُلْکِ

آیات : 30 ...... مَکِّیَّۃ" ...... پیراگراف : 7
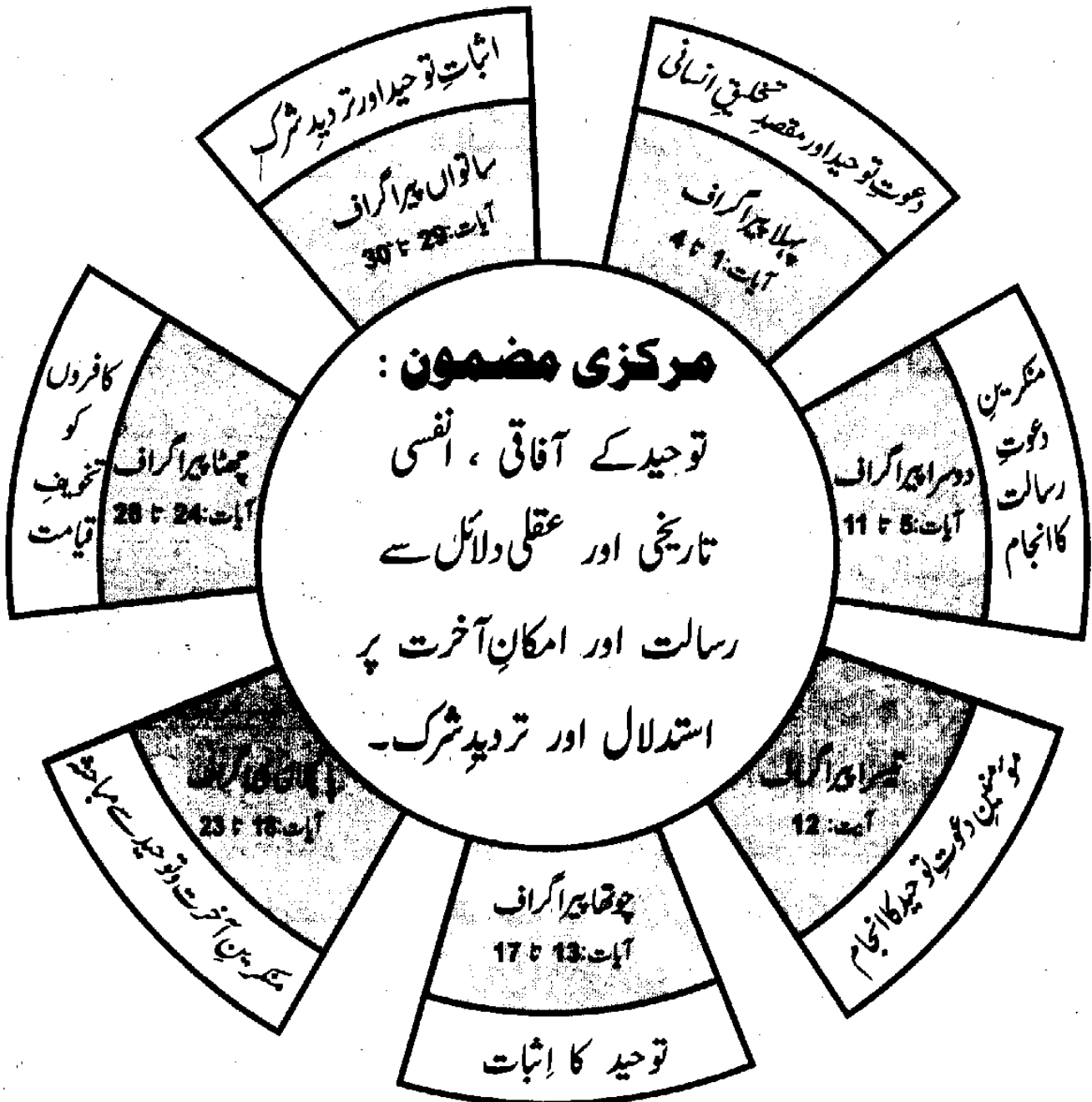
زمانۂ نزول

سورت ﴿الملك﴾ اعلانِ عام کے بعد، رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور میں، غالباً 4 نبوی میں، نازل ہوئی، جب قریش کی بدعتی قیادت انکار اور کفر (آیت 6) پر تلی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ کی دعوتِ توحید و آخرت کو مسترد کر کے اور آپ ﷺ کی حیثیتِ ﴿نَذِيْرٌ﴾ (آیات 8، 9، 26) کو نظر انداز کر کے، اُلٹا رسول اللہ ﷺ کو گمراہی میں مبتلا یعنی ﴿فِي ضَلَالٍ كَبِيْرٍ﴾ (آیت 9) اور ﴿فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آیت 39) سمجھ رہی تھی۔

سورۃ ﴿الملك﴾ مضامین، جامعیت، دلائل، اسالیب اور طرزِ بیان کے اعتبار سے سورۃ ﴿ق﴾ سے ملتی جلتی ہے۔

سورۃ المُلك کے فضائل

1۔ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے یہ سورت پڑھا کرتے تھے۔

﴿كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

”حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے: ”نبی ﷺ جب تک الٓم تنزیل اور تبارك الذی بیده الملك (سورۃ الملک) نہ پڑھ لیتے اس وقت تک سوتے نہیں تھے“

(ترمذی ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الملك ، حدیث: 2,892)

2۔ یہ سورت عذابِ قبر کے لیے رکاوٹ ہے اور نجات دینے والی ہے۔ ﴿هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾

(ترمذی عن ابن عباسؓ ، حدیث 2,890)

3۔ اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرے گی۔

﴿إِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً ، شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ ، وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾

(ترمذی ابواب فضائل القرآن، باب فی سورة الملك ، حدیث: 2,891 :حسن)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن کریم کی ایک سورت تیس (30) آیات کی ہے، اس نے ایک آدمی کی شفاعت کی حتی کہ اس کی بخشش کرادی“

4۔ یہ سورت روزِ قیامت جھگڑا کرے گی۔

﴿خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتّٰى اَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ﴾

(المعجم الاوسط للبرانی :3,654)

"ایک سورت اپنے پڑھنے والے کی طرف سے روزِ قیامت جھگڑا کرے گی اور وہ سورۃ الملک ہے"

سورۃ المُلك کا کتابی ربط

پچھلی سورۃ التحریم کی آیت نمبر آٹھ میں جس ﴿نُور﴾ اور ﴿مغفرت﴾ کی دعا مانگی گئی تھی، اُس کی قبولیت کی تمام شرائط سورۃ الملك میں بیان ہوگئی ہیں۔ دعوتِ توحید کو قبول کرنے والے ﴿الغفور﴾ اللہ کی ﴿مغفرت﴾ کے حق دار ہوں گے۔ (آیت:12)

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ سورۃ الملك ایک ایسی جامع سورت ہے، جس میں توحید، رسالت، اور آخرت کی دعوت، کو استدلالی زبان میں پیش کیا گیا ہے۔

2۔ دوزخی اعتراف کریں گے کہ انہوں نے اپنے اپنے رسولوں کی نہ صرف تکذیب کی، بلکہ انہیں گمراہ کہا کہ آپ ﴿فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ﴾ (آیت:9) میں مبتلا ہیں۔
رسول اللہ ﷺ کی بھی تکذیب کی گئی اور انہیں ﴿فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ﴾ کہا گیا۔

3- ﴿فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آیت: 29) کے الفاظ سے قریشِ مکہ کو دھمکی دی جا رہی ہے کہ بہت جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ گمراہی میں تم مبتلاء ہو یا رسول ﷺ ہیں۔

4- اس سورت میں ﴿نَذِيْر﴾ (آیت:8، 9 اور 26) کا لفظ تین (3) مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی بنیادی ذمہ داری ﴿اِنذار﴾ Warning ﴿اِنذار﴾ کی ہے، اور یہ ﴿اِنذار﴾ اتمامِ حجت ہے۔ دوزخ کے داروغہ یہی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی نذیر نہیں آیا؟

5- اس سورت میں ﴿مَنْ﴾ کے لفظ سے کئی مرتبہ اور ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ ﴿غَيْرُ اللّٰهِ﴾ کی تحقیر کی گئی ہے اور اللہ کی عظمت و قدرت ثابت کی گئی۔

(a) ﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ﴾ (آیت:20)

(b) ﴿اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ﴾ (آیت:21)

(c) ﴿فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ﴾ (آیت:30)

اِن سوالات کا مقصد تردیدِ شرک ہے۔ اللہ کی قدرت کا اقرار کرانا اور غیر اللہ کی بے بسی اور بے بضاعتی ثابت کرنا مقصود ہے۔

سورۃ المُلك کا نظمِ جلی

سورة الملك سات (7) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1۔آیات 1 تا 4 : پہلے پیراگراف میں، دعوتِ توحید دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ مقصدِ تخلیقِ انسانی کیا ہے؟

کائنات کی باگ ڈور، ﴿قدیر﴾ اور بابرکت ہستی کے ہاتھ میں ہے۔

﴿اللّٰہ﴾، ﴿عزیز و غفور﴾ خالق ہے، جس نے زندگی اور موت کے نظام کو ،انسان کی آزمائشِ حسنِ عمل کے لیے وضع کیا ہے۔اس آزمائش میں کامیاب ہونے والوں کے لیے، وہ ﴿غَفُوْر﴾ اور ناکام ہونے والوں کے لیے ﴿عَزِیْز﴾ ہوگا۔اللہ کی تخلیق کردہ کائنات، منظم اور مربوط ہے۔

2۔آیات 5 تا 11: دوسرے پیراگراف میں، منکرینِ دعوتِ رسالت کا انجام بتایا گیا۔حقائقِ قرآن وحقائقِ کائنات کا انکار کرنے والے دوزخی ہوں گے اور وہ دوزخ کی بھیانک آوازیں سنیں گے (آیت:7)۔

(a) منکرین کو دوزخ کے غضب اور دوزخ کے پہرے داروں سے مکالمہ کی تفصیل بتا کر ڈرایا گیا۔

(b) دوزخ میں دخول کا سبب، رسول کی دعوت کا عدمِ سماع اور اُس پر عدمِ تفکر ہوتا ہے۔

دوزخی، نہ دعوتِ وحی اور دعوتِ پیغمبر کو توجہ سے سنتے ہیں اور نہ اس دعوت پر غور وفکر سے کام لیتے ہیں، وہ قیامت کے دن اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے کہ اگر غور سے سنتے اور غور وفکر سے کام لیتے تو دوزخی نہ ہوتے۔

﴿لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ﴾ (آیت:10)

3۔آیت 12: تیسرے پیراگراف میں دعوتِ توحید، دعوتِ رسالت اور غیب پر ایمان لانے والے ﴿خاشی﴾ لوگوں کے لیے، مغفرت اور اجرِ کبیر کا وعدہ ہے۔(آیت 12)

4۔آیات 13 تا 17 : چوتھے پیراگراف میں، ﴿عقیدۂ توحید﴾ کا اِثبات کیا گیا کہ اللہ ﴿خالق﴾ ہے، مکمل علم بھی رکھتا ہے اور مکمل قدرت بھی۔

اس لیے ﴿لطیف و خبیر﴾ بھی ہے۔جہری اور سرّی گفتگو بھی سن لیتا ہے، سینوں کے رازوں سے بھی واقف ہو جاتا ہے۔اس لیے روزِ قیامت عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ، جس نے زمین کو رزق کا ذریعہ بنایا ہے، انسانوں کو اِسی زمین میں دھنسا دینے کی قدرت رکھتا ہے۔(آیت:16)

اللہ تعالیٰ، انسانوں کو آسمان سے طوفانی ہوا ﴿حَاصِب﴾ بھیج کر بھی ، ہلاک کرسکتا ہے۔(آیت:17)

5۔آیات 18 تا 23 : پانچویں پیراگراف میں، ﴿جزا وسزا کی تاریخی دلیل﴾ ہے۔اور توحید کی ﴿آفاقی اور انفسی دلیلیں﴾ بھی ہیں۔

منکرینِ آخرت ومنکرینِ توحید سے مباحثہ ہے کہ منکرینِ آخرت کو، تاریخ سے عبرت حاصل کرنا چاہیے۔(آیت:18)

﴿اقرارِ توحید کے لیے آفاقی دلیل﴾

﴿ رَحمٰن و بصیر ﴾ اللہ کے علم اور قدرت کو سمجھنے کے لیے، آسمان پر اُڑتے پرندوں کو پر پھیلاتے اور سکیڑتے ہوئے دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہیے۔(آیت:19)

مغرور کافروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ﴿ رحمن ﴾ اللہ کے علاوہ، کوئی دیگر ہستی ﴿ غیرُ اللّٰہ ﴾ اُن کی مدد نہیں کر سکتی۔(آیت:20) سرکش کافروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ﴿ غیرُ اللہ ﴾ رزّاق نہیں ہو سکتے۔

﴿ اللہ ﴾ اگر رزق روک لے تو کوئی دیگر ہستی، اِنہیں رزق فراہم نہیں کر سکتی۔(آیت:21)

کافروں کو سوچنا چاہیے کہ کیا زمین کی طرف دیکھنے والا ، مادّہ پرست آدمی اور توحید پرست صراطِ مستقیم پر گامزن آدمی کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

﴿اقرارِ توحید کے لیے انفسی دلیل﴾

سماعت، بصارت اور عقل دینے والے خالق ﴿ اللہ ﴾ ہی کے لیے، شکر زیبا ہے۔(آیت:23)

6۔آیات 24 تا 28 : چھٹے پیراگراف میں کافروں کے لیے تخویفِ قیامت ہے۔

جس اللہ نے انسانوں کو زمین پر پھیلایا ہے، وہی روزِ قیامت انہیں جمع کرے گا (آیت:24)۔رسول ﷺ کا کام قیامت کا وقت بتانا نہیں، بلکہ اُس کی آفت سے خبردار کرنا ہے۔وہ ﴿اِنَّمَا اَنَا نَذِیْر " مُبِیْن "﴾ ہیں (آیت:26)۔ روزِ قیامت کافروں کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے۔

﴿ایک اور عقلی استدلال﴾

کافروں سے عقلی استدلال کرتے ہوئے یہ سوال کیا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ،رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کو ہلاک کردے، یا اُن پر رحم فرمائے تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو عذابِ الیم سے دوچار نہیں کرے گا۔" (آیت:28)

7۔آیات 29 تا 30 : ساتویں اور آخری پیراگراف میں ﴿اثباتِ توحید﴾ اور ﴿تردیدِ شرک﴾ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو گمراہ کہنے کے بجائے، کافروں کو اپنی فکر کرنی چاہیے۔اہلِ ایمان اللہ پر ایمان لا کر، اُسی پر بھروسہ ﴿ تَوَکُّل ﴾ کرتے ہیں، دیگر ہستیوں پر بھروسہ نہیں کرتے۔(آیت:29)۔

بہت جلد فیصلہ ہو جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ ﴿ فِی ضَلَالٍ کَبِیْرٍ ﴾ بڑی گمراہی میں مبتلا ہیں، یا مشرکین مکہ

﴿ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ﴾ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔(آیت:29)۔

﴿اقرارِ توحید کے لیے عقلی دلیل﴾

آخر میں توحید کی ایک عقلی دلیل پیش کرتے ہوئے سوال کیا گیا، کافر ذرا یہی غور کرلیں کہ اگر اللہ تعالیٰ زمین میں ، پانی کی سطح (Water Level) نیچے کردے تو کون سے دیگر ہستی ﴿غَیۡرُ اللّٰہِ﴾ انہیں صاف شفاف پانی فراہم کرسکتی ہے؟(آیت:30) تو وہ اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ اللہ ﴿رب﴾ بھی ہے اور کامل قدرت رکھنے والا ﴿قدیر﴾ بھی ہے۔

مرکزی مضمون

توحید کے آفاقی، انفسی، تاریخی اور عقلی دلائل سے، توحید، رسالت اور امکانِ آخرت کو ثابت کر کے، شرک کی تردید کردی گئی ہے۔لہٰذا ایمان لاکر نیک عمل کرو، یہی زندگی اور موت کی ایجاد کا مقصدِ آزمائش ہے۔